سوال

(422) قریبی رشتہ داروں پر خرچ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد کی تنخواہ دس ہزار ریال ہے جس میں سے ہم بہت ہی کم خرچ کرتے ہیں اور باقی میری والدہ جمع کرلیتی ہے۔ اس لیے کہ میری بہن کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور ہم ابھی تک پڑھائی سے بھی فارغ نہیں ہوئے میری دادی میرے ایک چچا کے گھر میں میری پھوپھیوں (جن میں سے دو کی شادی نہیں ہوئی اور ایک بغیر خاوند کے ہے) کے ساتھ رہتی ہے اور وہ ہماری طرح اچھی بھلی زندگی بسر کررہی ہے۔

لیکن اس کے باوجود والد صاحب ان کی ماہانہ معاونت کرتے ہیں اور انہیں خرچہ وغیرہ دیتے ہیں اور والد صاحب کے کھیت بھی ایک چچا کے کنٹرول میں ہیں جس کی آمدنی وہ خود ہی استعمال کرتے ہیں تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے والد صاحب پر کتنا کچھ واجب ہے کہ وہ ماہانہ خرچ انہیں دیں آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ وہ سب اچھی بھلی زندگی بسر کررہے ہیں اور ان سب کے بھائی اور بہنیں زیورات اور دیگر املاک کے بھی ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرنے کی دو قسمیں ہیں۔

1۔جسے عمومی یا اوپر والا نسب کہا جاتا ہے اور اس میں آباء واجداد خواہ وہ کتنے ہی اوپر تک ہوں (مثلاً دادا پڑدادا یا اس کے بھی اوپر) اسی طرح اولاد خواہ وہ کتنی ہی نیچے تک ہو سب شامل ہیں تو ان پر تین شرطوں کے ساتھ خرچ کرنا واجب ہے۔

1۔ان میں سے جس پر بھی خرچ کیا جارہا ہے وہ فقیر ہو اور کسی چیز کا مالک نہ ہو یا پھر جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کے لیے کافی نہیں اور نہ ہی وہ کمانے کی طاقت رکھتا ہے۔

2۔خرچ کرنے والا خود غنی ہو اور اس کے پاس اپنی اور بیوی بچوں کی ضرورت سے زائد مال موجود ہو۔

3۔دین ایک ہو یعنی سب مسلمان ہوں۔

2۔مذکورہ بالا عزیز واقارب کے علاوہ دوسرے غیر عمومی رشتہ داروں پر خرچ کرنا اس وقت واجب ہوتا ہے ان میں مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ ساتھ درج ذیل شرط بھی پائی جاتی ہو۔

جس پر خرچ کیا جارہا ہے خرچ کرنے والا اس کا وارث بن سکتا ہو۔

لہذا اس بنا پر اگر آپ کے چچا اور والد خرچ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں تو سب آپ کی دادی پر خرچ کرسکتے ہیں۔ لیکن آپ احسان کے مسئلے کو نہ بھولیں اور پھر قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا تو دوہرے اجر کا باعث ہے اس لیے کہ اس میں ایک تو صلہ رحمی ہے اور دوسرا صدقہ ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ :

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"الصدقة على المسكين صدقة، وهى على ذي الرحم اثنتان؛صدقة وصلة"

"مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دوچیزیں شامل ہیں یعنی صدقہ اور صلہ رحمی۔" (صحیح، صحیح ابن ماجہ 1494 المشکاۃ 1939۔ ترمذی 658۔ کتاب الزکاۃ باب ماجاء فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ ابن ماجہ 1844۔ کتاب الزکاۃ باب فضل الصدقۃ نسائی 2582۔ احمد 17/4۔ حمیدی 263/2۔ ابن حبان 833 الموارد دارمی 397/1۔ ابن ابی شیبہ 47/4 حاکم 407/1۔ بیہقی 27۔7)

اور آپ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی یاد رکھیں۔

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ٣٩ ... سورة سبا

"اور تم جو بھی خرچ کرتے ہو اللہ تعالی اس کے بدلے میں تمھیں اور زیادہ عطا کرتا ہے اور وہ اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔"

لہذا قریبی رشتہ دار پر خرچ کرنا اور پھر والد پر تو بہت زیادہ باعث برکت ہے اور اس کے ساتھ اللہ تعالی اس کے ذریعے اپنی طرف سے اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں۔ اس لیے آپ کو تو اس پر خوش ہونا چاہیے کہ آپ کے والد اپنی والدہ اور بہنوں پر خرچ کرتے ہیں اور آپ انہیں اس پر مزید ابھاریں کہ وہ اور زیادہ خرچ کیا کریں اور آپ کے چچاؤں سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں تاکہ ان سے افضل بن سکیں۔

رہا مسئلہ خرچ کرنے کی مقدار کے بارے میں تو اس کے متعلق ہماری گزارش ہے کہ یہ خرچ کرنے والے کی طاقت اور جس پر خرچ کیا جارہا ہے اس کی ضرورت کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ... ٢١٥ ... سورة البقرة

"آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم جو بھی خیر و بھلائی کے ساتھ خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں۔۔۔کے لیے ہے۔" (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص508